③ ایسا شخص شرکِ اکبر کا مرتکب ہے اور اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہمیں اختلاف کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ سلف اسی بات کے قائل تھے۔ عرصہ ہوا مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سرگودھا میں منعقد آل پاکستان کانفرنس میں یہ مسئلہ☆ اُٹھا تھا اور علما کرام کا اختلاف طول پکڑ گیا تھا، اسکے پیش نظر محدث روپڑیؒ نے اوپر درج شدہ فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔

زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

❁ **سوال:** کیا زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے یا نہیں؟

جواب: بالا صورت میں مزنیہ کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے اور راجح مسلک کے مطابق زنا سے حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ سنن ابن ماجہ میں ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے:

«لا يحرم الحرام الحلال» (رقم:۲۰۱۵)

''حرام کے ارتکاب سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔''

عکرمہ نے ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے کہ إذا زنى بأخت امرأته لم تحرم عليه امرأته ''جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرلے تو اس سے اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب ما يحل من النساء وما يحرم ... الخ)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جمہور زنا سے حرمت کے قائل نہیں، ان کی دلیل یہ ہے:

وحجتهم أن النكاح في الشرع إنما يطلق على المعقود عليها لا على مجرد الوطء وأيضا فالزنا لاصداق فيه ولاعدة ولا ميراث . قال ابن عبد البر: وقد أجمع أهل الفتوٰى من الأمصار على أنه لا يحرم على الزاني تزوج من زنى بها فنكاح أمها وابنتها أجوز (فتح الباری:۹/۱۵۷)

''ان کی دلیل یہ ہے کہ شرع میں نکاح کا اطلاق وہاں ہوتا ہے، جہاں باقاعدہ عقد کیا گیا ہو۔ مجرد وطی پر نکاح کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ نیز زنا میں حق مہر، عدت اور وراثت کے احکام لاگو نہیں ہوتے۔ حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں: تمام بلاد کے اہل فتویٰ کا اس بات پر اجماع ہے کہ زانی کے لیے اس عورت سے نکاح کرنا حرام نہیں ہے جس سے وہ زنا کرچکا ہے، جب

☆ اسلام آباد کے ماہنامہ دعوۃ التوحید میں بھی یہی موقف پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، مزید دلائل اور تفصیل کے لئے دیکھیں: **'تعظیمی سجدہ کا حکم'** (شمارہ جنوری ۲۰۰۵ء) ص ۳۸ تا ۴۱ (ح م)

www.KitaboSunnat.com